ہو جاتا ہے، جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اُس کا حق ادا کر دیتے ہیں، کوئی بات الفاظ چبا کر نہیں کہتے، بلکہ پوری قوت کے ساتھ بڑی وضاحت سے روزمرہ کی بولی میں کہتے ہیں، کم و بیش سو برس گذرنے کے بعد بھی ان پھولوں میں صورت اور معنی کے اعتبار سے وہی تازگی اور شادابی قائم ہے، اس لئے مسلمان آج بھی ان سے بہت کچھ فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔

فنِ تعلیم و تربیت: از جناب افضل حسین صاحب ایم، اے، ال، ٹی۔

تقطیع متوسط، ضخامت ۵۱۲ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد پانچ روپیہ۔

پتہ:۔ مرکزی مکتبہ جماعتِ اسلامی ہند، سوئیوالان، دہلی-۶-

بچوں کی تعلیم و تربیت کا مسئلہ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ اُن کی آئندہ زندگی کے بننے بگڑنے کا دارو مدار اسی پر ہے، اس عام کلیہ کے علاوہ جہاں تک موجودہ زمانہ میں مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت کا تعلق ہے وہ اور بھی اہم ہے اور چونکہ اس کا تعلق اصولاً والدین اور اساتذہ سے ہی ہے، اس بنا پر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ اس سلسلہ میں والدین اور اساتذہ کے فرائض کیا ہیں؟ اور اُن فرائض کو کس طرح ادا کیا جا سکتا ہے؟ فاضل مصنف وسیع النظر ماہرِ تعلیم ہیں، اور ان کی ساری عمر بچوں کی تعلیم و تربیت میں گذری ہے، اور ساتھ ہی اُن کے پہلو میں ایک حساس درد مند دل بھی ہے اس لئے ظاہر ہے اس موضوع پر لکھنے کے لئے اُن سے زیادہ موزوں اور مناسب کوئی دوسرا شخص مشکل سے ہی ہو سکتا تھا، چنانچہ بچوں کی جسمانی، اخلاقی اور ذہنی صحت و تربیت سے متعلق بحث کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو اس کتاب میں تشنہ چھوڑ دیا گیا ہو، یہاں تک کہ بچوں کی غذائیں، ان کا لباس، گھر اور مدرسہ کا ماحول، بچوں سے کس طرح بات کی جائے، اور کس زبان اور کس لہجہ اور آواز میں، بچوں کو اس عمر میں کون کون سے مضامین پڑھائے جائیں اور کس طرح؟ اُن میں اچھی عادتیں کس طرح پیدا کی جائیں اور بری خصلتیں اُن سے کس طرح چھڑائی جائیں؟ ان سب امور و مسائل پر بچوں کی نفسیات، فنِ تعلیم، علم الاخلاق اور طب کی روشنی میں بڑی مدلل اور واضح گفتگو کی گئی ہے، اور شروع میں تعلیم و تربیت سے متعلق چند اصولی باتوں کا تذکرہ ہے، اسی بنا پر